© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمة المدیر

پاکستان کی تاریخ میں سب سے بڑی کابینہ !

صدر اور وزیر اعظم کیلئے..........لمحہ فکریہ !

یوں تو موجودہ حکومت عوامی اور ملکی مفادات کو پیش نظر رکھ کر سارے کام سرانجام دیتی ہے۔ اس کے کارناموں کی ایک طویل فہرست ہے جسے مورخ پاکستان کی تاریخ میں محفوظ کر رہا ہے تا کہ آئندہ آنے والی نسل کو آگاہی مل سکے کہ ان کے اسلاف ملکی مفادات اور غریب عوام کیلئے کیسے کیسے "نادر" کارنامے سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اب حال ہی میں عوامی مفادات کی خاطر صرف نو ممبران اسمبلی وسینٹ کو وفاقی کابینہ میں شامل کیا گیا ہے جن کے شامل ہونے سے وفاقی کابینہ کی تعداد 65 ہوگئی ہے۔ یہ غریب اور نادار وزراء صرف ملکی مفادات کی خاطر ایک لاکھ پچیس ہزار سے لیکر ایک لاکھ چالیس ہزار تک ماہانہ تنخواہیں وصول کر رہے ہیں۔ دیگر سہولیات اس کے علاوہ ہیں جن میں اعلیٰ درجے کی رہائش، گاڑی، نوکر، پٹرول، ٹیلیفون اور موبائل شامل ہیں۔ جبکہ عوامی مفادات کی خاطر گاہے بگاہے بیرون ملک کا دورہ بھی ضروری ہوتا ہے۔

عوامی اور ملکی مفادات ایک ایسا تراشیدہ عذر اور قانون ہے کہ جس کی آڑ میں آپ جو چاہیں کر سکتے ہیں جس پر اعتراض کی گنجائش نہیں ہے۔ وطن عزیز جو پہلے ہی بہت زخم خوردہ ہے اس کا انگ انگ زخمی ہے۔ "تن ہمہ داغ داغ شد، پنبہ کجا کجا نہم" کے مصداق مرہم بھی کہاں کہاں کی جائے اور کس کس کے شعبے کا سیاپا کیا جائے۔ عام انسانی زندگی میں خوشیوں کا تصور کب سے عنقا ہو چکا ہے۔ فکر معاش نے ہر آدمی کو دوسروں سے بیگانہ کر دیا ہے۔ صبح سے شام ایک چکر میں چلتا ہے کہ گھر کا نظام چلتا رہے۔ شیر خوار بچوں کو دودھ فراہم ہوتا رہے۔ بجلی، گیس کا بل ادا کر کے گھر کو منور اور چولہا گرم رکھے۔ اشیاء خورد ونوش جو عام لوگوں کی دسترس سے روز بروز دور ہوتی چلی جارہی ہیں، ان کے حصول کیلئے اب صف بندی کی ضرورت ہے۔ ادویات جو انسانی پہنچ سے پہلے ہی دور تھیں اب خواب وخیال بن گئی ہیں۔ غم اور خوشی جو زندگی کا لازمہ ہے ہر انسان اس سے گھبراتا ہے۔ اس پر اٹھنے والے مصارف کا کوئی متحمل نہیں ہے۔ خدانخواستہ اگر کسی کو اپنے حقوق کی خاطر عدالت جانا پڑے، پولیس کی مدد حاصل کرنی پڑے تو سمجھئے کہ وہ زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ جمع پونجی دیکر بھی خلاصی ہو جائے تو غنیمت ہے۔ اگر کسی جگہ سرخرو ہوا تو چوروں اچکوں سے بچنا محال ہے۔ امن وامان کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ دن دیہاڑے ڈاکے معمول کی کاروائی ہے۔ اغوا برائے تاوان ایک مشغلہ بن چکا ہے۔ جنسی تشدد کی وباء کسی خطرناک وائرس کی طرح معاشرے کو لپیٹ میں لے رہی ہے۔ زندگی ایک آزمائش اور عذاب بن کر رہ گئی ہے۔

پاکستان اس وقت پانچ اکائیوں میں تقسیم ہے، چار صوبے اور ایک وفاق۔ ہر صوبے میں ایک گورنر، وزیر اعلیٰ، اور وزراء کی فوج موجود ہے۔ اس پر مستزاد وفاقی کابینہ کی برات بھی ہے۔ ان سب کو یکجا کیا جائے تو تعداد سینکڑوں میں ہے۔ جن کا کام پاکستان اور عوام کے مفادات کا تحفظ ہے۔ مشیران اور دیگر سیاسی عہدے الگ سے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود دن بدن حالات ابتر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ گونگے، بہرے عوام کھلی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہے ہیں لیکن زبان پر حرف شکایت نہیں لاتے۔ انہیں معلوم ہے کہ زندگی کی تمام سہولیات، آسائشیں، آرام، صحت، تعلیم، صاف پانی، ملاوٹ کے بغیر غذا ان کے لئے نہیں ہے۔ وہ صرف ان پر خوبصورت اور پرکشش تقریریں سن سکتے ہیں۔ ان کے فوائد جان سکتے ہیں، حاصل کرنا تو دور کی بات ہے تصور بھی نہیں کر سکتے۔

سچی بات تو یہ ہے کہ اگر اس بھاری بھرکم وزراء کی فوج سے عوام کو فائدہ پہنچ سکتا ہے، ان کی مشکلات میں کمی آسکتی ہے، ان کے مسائل حل ہو سکتے ہیں، انہیں وہ سب کچھ میسر آسکتا ہے جو ان کا حق ہے تو پھر پوری قومی اسمبلی کو وفاقی کابینہ میں شامل کر لیا جائے تو کسے اعتراض ہو سکتا ہے؟ بلکہ ہمارا تو مطالبہ ہے کہ بلا تاخیر عوامی مفادات میں یہ نیک کام کر گزریئے، لیکن اگر ایسا نہیں ہے (اور حقیقت میں ایسا نہیں ہے) تو پھر ان وزراء کو جو کہ خزانے پر بوجھ ہیں، چلتا کیجئے۔ اتنی بڑی کابینہ کی موجودگی میں لوگ پریشان ہوں، مسائل کے انبار لگے ہوں، لاقانونیت عروج پر ہو، ظالم دندناتے پھرتے ہوں، مظلوم منہ چھپاتا پھرے، غریب مزدور کا چولہا ٹھنڈا ہو جائے، بچے بلبلاتے سو جائیں، مہنگائی کا جن قابو سے باہر ہو جائے تو یہ کابینہ کس کام کی؟ کیا کابینہ میں کوئی رجل رشید نہیں؟ پاکستان کی تاریخ میں اس قدر بے توقیر کابینہ پہلے نہیں بنی۔ کیا یہ اعزاز اور شرف ہے؟ کوئی وقت تھا کہ وزراء کا ایک مقام ہوتا تھا لیکن اب تو کوئی سزاوار ٹھہرے تو کابینہ میں شامل کر لیا جاتا ہے۔

ہم پاکستان کے صدر اور وزیر اعظم کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ وہ اپنے دعوؤں کی روشنی میں غور فرمائیں۔ ایک طرف ملکی مفادات ہیں۔ آپ کے بقول ملک اقتصادی ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ تجارتی خسارہ کم ہو چکا ہے۔ خزانہ بھرا ہوا ہے، ملک خوشحالی کی طرف رواں دواں ہے، تو پھر اس کے ثمرات عوام تک کیوں نہیں پہنچتے؟ اس لئے کہ وہ بے نوا ہیں۔ لاچار اور مجبور ہیں۔ اقتصادی ترقی کے تمام مفادات صرف کابینہ تک محدود کیوں ہیں؟ اس لئے کہ وہ طاقت ور ہیں، ان سے سیاسی مفادات وابستہ ہیں۔ جو بڑھ کے تھام لے مینا اسی کا ہے۔ ان کو پالنا ان کے مفادات کا تحفظ کرنا آپ کی مجبوری ہے۔ ورنہ آپ کے مفادات اور آپ کے عہدے اور کرسی کو ٹھیس پہنچے گی۔ اقتدار ڈانواں ڈول ہو جائے گا۔ منظر تبدیل ہو سکتا ہے۔ ذاتی ہوس، مفادات اور خواہشات کے اس بازار میں سب جائز ہے جو

© rasailojaraid.com